ہم یہاں پر مختصراً اور ملخصاً ان گمراہ لوگوں کی چند علامات درج کر رہے ہیں، جو اس ٹولے میں پائی جاتی ہیں، جن کو تھوڑی سمجھ والا آدمی بھی محسوس کر سکتا ہے۔

اور اگر کوئی بہتان سمجھے کہ جی یہ علامات وہابیوں کے متعلق نہیں ہیں، تو پھر یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ ثابت کرے، کہ پھر یہ علامات موجودہ فرقوں میں سے کس فرقے میں پائی جاتی ہیں؟۔

مولانا حسن رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ے واقف غیب کے ارشاد سناؤں جس نے
کھول دی تجھ سے بہت پہلے حقیقت تیری!

- ـــــ جو فرقہ بندی کے وقت ظاہر ہوں گے، اور اُنکی علامت سَر منڈانا (ٹینڈ کروانا) ہوگی۔ (مسلم، کتاب الزکوۃ)
- ـــــ گفتار کے اچھے کردار کے برے ہوں گے۔ (ابوداؤد: کتاب السنۃ)
- ـــــ زبانیں شہد و شکر جیسی میٹھی، دل بھیڑیے کے دل جیسے۔ (ترمذی: کتاب الزہد)
- ـــــ دین میں (بظاہر) پختہ نظر آئیں گے۔ (ابن ماجہ، ذکر خوارج)
- ـــــ ظاہراً دین سے گہری وابستگی والے نظر آئیں گے مگر حقیقتاً دین سے خارج ہوں گے۔ (مسند احمد: ۳۱۹/۲)
- ـــــ نمازیں زیادہ پڑھیں گے۔ (بخاری، کتاب الادب)
- ـــــ زیادہ عبادت کی وجہ سے لوگوں کو بھلے معلوم ہوں گے۔ (مسند احمد: ۱۸۳/۳)

ے ان کے اعمال پہ رشک آئے مسلمانوں کو
اس سے تو شاد ہوئی ہوگی طبیعت تیری!

۞......... حق کی بات کریں گے، لیکن حق حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔

(سنن الکبریٰ للنسائی: ۱۶۱/۵)

۞......... آخری زمانے میں ہوں گے، نوعمر، عقل سے کورے، مگر احادیث بیان کریں گے الخ۔ (بخاری، کتاب استتابۃ المرتدین)

اس حدیث پاک کے مصداق سو فیصد غیر مقلد حضرات ہیں، جن کا ہر لونڈا چند حدیثیں رٹ کر عوام کو پریشان اور گمراہ کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔

ے اِدّعا ہو گا حدیثوں پہ عمل کرنے کا
نام رکھتی ہے یہی اپنا، جماعت تیری!

۞......... فکر آخرت کے متعلق تقریریں کرنا، اور مسلمانوں کو بدعتی قرار دے کر اُن سے نفرت رکھنا اور ان سے دور بھاگنا۔ (طبری، ج ۳، البدایہ، ج ۷)

یہی وہ باتیں ہیں جن سے متأثر ہو کر بھولے بھالے سُنی مسلمان بہت جلد نجدیت کا شکار ہو کر جاتے ہیں۔

۞.........اس اُمت میں عدل مصطفیٰ ﷺ پر اعتراض کر کے گستاخی رسول ﷺ کے فتنے کا بانی، اور پہلا شخص ذوالخویصرہ تمیمی ہے، جس کی نسل سے اس خارجی جماعت کی ابتداء ہوئی۔ حدیث شریف میں اس آدمی حلیہ یہ بیان ہوا، کہ اس نے تہبند (شلوار) کو بڑے مبالغے کیساتھ اوپر چڑھایا ہوا تھا۔ (بخاری، کتاب المغازی)

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام اس قدر مبالغہ سے تہبند اوپر نہیں چڑھاتے تھے۔ ورنہ راوی صحابی اس گستاخ کی اِس نشانی کو اہتمام سے بیان نہ فرماتے۔

دیکھ لیجئے کہ آج شلوار کو چڑھانے میں مبالغہ کون کرتا ہے۔

؎ سر منڈے ہوں گے تو بچاے گھٹنے ہوں گے
سر سے پاؤں تک بھی ہے شباہت تیری!

قرآن سنا کر گمراہ کرنے والا، گمراہ ٹولا:

عوام ہر قرآن پڑھنے والے سے بہت جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ جیسے ڈاکٹر ذاکر نائیک وغیرہ۔ جبکہ پہلے عقیدہ دیکھنا چاہیے۔

(ذاکر نائیک، کے قرآن پر جھوٹ باندھنے کا نمونہ "صدقہ وخیرات" عنوان کے تحت ملاحظہ کریں)

مزید یہ کہ رحمت عالم ﷺ نے اس امت میں زیادہ قرآن فہمی کا دعویٰ کرنا، ایک گمراہ فرقے کی نشانی قرار دیا ہے، تا کہ مسلمان ان سے بچ کر رہیں۔

اور کسی کا صرف قرآن پڑھنا ہی نہ دیکھیں، عقیدہ پر بھی نظر رکھیں، کہ وہ اہل سنت کے مطابق ہے کہ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی ملاحظہ کریں۔

- ...... قرآن، زیادہ اور سنوار کر پڑھیں گے، لیکن حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔

(بخاری: کتاب المغازی، مسلم: کتاب الزکوٰۃ)

- ...... قرآن یوں پڑھیں گے، گویا دودھ پی رہے ہیں۔ (المعجم الکبیر: ۱۷/۲۹۷)
- ...... کتاب اللہ کی طرف بُلائیں گے، مگر (حقیقت میں) اُس سے کچھ تعلق نہ ہوگا۔ (ابوداؤد، کتاب السنۃ)
- ...... وہ سمجھیں گے کہ قرآن ان کے لیے مفید ہے، مگر درحقیقت ان کے لیے مضر ہوگا۔ (مسلم: کتاب الزکاۃ)
- ...... کافروں کے متعلقہ آیات کا مصداق مسلمانوں کو ٹھہرانے والے بدترین مخلوق ہیں۔ (بخاری، کتاب استتابۃ المرتدین)

۞......... رسول اللہ ﷺ کو امت پر ایک ایسے آدمی (شیخ نجدی) کا خوف تھا، جو قرآن پڑھ کر مسلمانوں کو مشرک بنائے گا، اور قتل کرے گا۔ (ابن حبان۔ ۱/۱۸۲، ابن کثیر، اعراف: ۱۷۵)

۞......... آیات اثبات کو نظر انداز کر کے، صرف آیات نفی سے استدلال کر کے کفر وشرک کے فتوے لگانا۔ (طبری، الامم والملوک: ۳/۱۱۵)

۞......... فتنہ پروری کے لیے آیات متشابہات پڑھنا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۵۵۴)

آج پورے نجدی دھرم کا انحصار خاص کر انہیں نکات پر ہے (جس پر یہ "سعودی تفسیر، تقویۃ الایمان، اور دیگر کتب وھابیہ" گواہ ہیں)

خارجیوں نے بھی قرآن (ان الحکم الا للہ۔ (یوسف: ۴۰) پڑھ کر ہی، مولا علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما پر شرک کا فتویٰ لگایا تھا۔

(الملل والنحل: ۱/۱۳۷، ابن اثیر فی الکامل: ۳/۱۹۶)

۞......... ابو یحیی بیان کرتے ہیں: ایک خارجی نے صبح کی نماز میں یہ آیت پڑھی، لئن اشرکت الخ، کہ اگر تو نے شرک کیا۔ (زمر: ۶۵) پھر اس کو چھوڑ کر (روم: ۶۰) کی تلاوت کی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۵۵۴)

راویٔ حدیث کے خارجی کے اس انداز پر تعجب کرنے روایت کرنے کا مقصد یہی بتانا ہے، کہ وہ خارجی ایسی آیات تلاوت کر کے ان سے تنقیص رسالت کا پہلو نکالنا چاہتا تھا، کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی کوئی وجاہت نہیں۔

آج بالکل یہی انداز وہابی مولویوں کا ہے۔ جیسے ہندوستان میں فرقہ وہابیہ کے بانی امام الوہابیہ اسماعیل نے (فی قلوبھم مرض) کا اظہار کیا۔

لکھ دیا: اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ ﷺ کی تو اس کے دربار میں یہ حالت

ہے (یعنی کوئی حیثیت نہیں)۔۔۔ مارے دہشت کے بے ہواس ہو گئے۔ (تقویۃ الایمان)

اسی آیت (زمر:۶۵) کو وھابی مولوی اپنی تقریروں شرک کے موضوع پر اس انداز سے پڑھتے ہیں، کہ جیسے آپ ﷺ بھی شرک میں مبتلا ہونے ہی والے تھے۔

اس کے علاوہ خارجیوں کی تقلید میں ذاتی وعطائی کے فرق کا لحاظ نہیں رکھتے۔ اثبات کی آیات چھپا کر صرف نفی کی آیتیں پڑھتے ہیں۔

"کہ میں اپنی جان کے نفع ونقصان کا بھی مالک نہیں ہوں، میرے پاس خزانے نہیں ہیں، میں غیب نہیں جانتا، میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا ہوگا اور تمارے ساتھ کیا ہوگا، وغیرہ۔ حالانکہ ایسی آیات کے ظاہری معانی مراد لینادرست نہیں۔

نوٹ: مخالفین کے قرآن سے استدلال کرنے کی حقیقت: "سعودی تفسیر کی حیثیت، اور مسلک سلف؟"، میں ملاحظہ فرمائیں۔

گمراہ ٹولے کی بنیادی علامات:

ا: نجد سے شیطان کا سینگ (گروہ) ظاہر ہوگا۔ (بخاری، کتاب الفتن)

زلزلے نجد میں ہوں، فتن برپا ہوں
یعنی ظاہر ہو زمانے میں شرارت تیری!
ہوا اسی خاک سے شیطان کی سنگت پیدا
دیکھ لے آج ہے موجود جماعت تیری!

۲: بنی تمیم نسل سے (اس ٹولے کی) ابتداء ہوگی۔ (بخاری، کتاب المغازی)

۳: امت پر ایک ایسے آدمی کا خوف ہے، جو قرآن پڑھے گا، ہمسائے پر تلوار سے حملہ کرے گا، اور شرک کی تہمت لگائے گا، مگر فی الحقیقت خود مشرک ہوگا۔

(ابن حبان:۱،ص۲۸۲، تفسیر ابن کثیر، اعراف ۱۷۵)

۴: مسلمانوں کو قتل کریں گے اور مشرکوں کے چھوڑے رکھیں گے۔

(بخاری، کتاب التوحید)

یہ علامات بالخصوص ''محمد بن عبدالوھاب نجدی'' اور کچھ اس کے متبعین میں پائی جاتیں ہیں۔(تفصیل ''والیان نجد و حجاز'' اویسی بک، میں ملاحظہ کریں)

آج تک سعودی نجدیوں کی کوئی کاروائی یہود و نصاریٰ کے متعلق نہیں، بلکہ آپ سعودی صدر کو صدر بش کے ساتھ ''یوٹیوب'' پر رَکس وڈانس' اور چوتے چاٹتے، اور سعودی ملاؤں کو کلبوں میں طوائفوں کے ساتھ ناچتے گاتے دیکھ سکتے ہیں۔ان کی ساری جنگ صرف ''اہل سنت'' کے ساتھ ہے،ان کا سارا مال مسلمانوں کو مشرک اور وہابی بنانے پر خرچ ہو رہا ہے۔(تفصیل ''شیخ نجدی کا تعارف'' عنوان ملاحظہ فرمائیں)

ان لوگوں کی حقیقت؟:

اگر کوئی سُنی عالم اِن گستاخوں اور غالیوں کی ان نشانیوں کو بیان کر کے ان کو بے دین کہے، تو اُس کو فتنہ پرور، تفرقہ باز، متعصب اور بنیاد پرست کہا جاتا ہے۔لیکن آیئے اب زبان رسول ﷺ سے، باوجود ان کے نمازی، قاری، عالم اور مبلغ ہونے کے ان کی حقیقت حال ملاحظہ فرمائیں۔

❁ ......قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔(بخاری، کتاب المغازی)

لیکن اترے گا نہ قرآن گلے سے نیچے\
ابھی گھبرا نہیں باقی ہے حکایت تیری!

❁ ......نماز ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گی۔(مسلم، کتاب زکوۃ)

● ـــــ ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ (بخاری، کتاب استتابۃ المرتدین)

● ـــــ حق ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ (سنن الکبریٰ للنسائی: ۱۶۱۷۵)

● ـــــ دین سے یوں خارج ہونگے جیسے تیر شکار سے۔ (بخاری، کتاب استتابۃ المرتدین)

ع نکلیں گے دین سے یوں، جیسے نشانے سے تیر
آج اسی تیر کی تحریر ہے شکست تیری!

● ـــــ (مسلمانوں کو مشرک کہنے کی وجہ سے) بدترین مخلوق ہوں گے۔ (ایضا)

ع اپنی حالت کو حدیثوں کے مطابق کر لو
آپ کھل جائے گی پھر تجھ پہ خباثت تیری!

● ـــــ ہمیشہ نکلتے ہی رہیں گے، یہاں تک ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا۔۔۔ (سنن نسائی: کتاب تحریم الدم)

باپ دادا کے مسلک پر قائم اور گمراہوں سے دور رہو:

سرکارِ دوعالم نے ارشاد فرمایا: "فی آخر الزمان" آخری زمانے میں، کچھ مکار اور جھوٹے لوگ ہوں گے، جو تمہارے پاس ایسی نئی نئی باتیں لائیں گے، جو نہ تم نے اور نہ تمارے باپ دادا نے سُنی ہونگی، ایسے لوگوں سے دور رہنا اوران کو اپنے سے دور رکھنا "لا یضلو نکم ولا یفتنو نکم" کہ کہیں تمہیں گمراہ نہ کردیں، اور کہیں تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ (مقدمہ، مسلم شریف)

وہابی لوگ مشرکین مکہ کے مشرک باپ داداؤں کے متعلق نازل شدہ آیات (مائدہ ۱۰۴، وغیرہ) کو، مسلمانوں کے مسلمان باپ داداؤں پر لگا کر کہتے ہیں: کہ یہ سنی لوگ بھی مشرکین کی طرح کہتے ہیں کہ ہم اسی طریقے پر رہیں گے جس پر ہمارے آباء

واجداد تھے۔ جبکہ اس فرمان پاک سے معلوم ہوا کہ مسلمان باپ دادا کے شریعت کے مطابق عقائد اور طریقوں پر قائم رہنا، اور جدید فرقوں کی نئی نئی باتوں سے بچتے رہنا، خود مدعائے شرعی ہے۔

نجدیوں کے تمام مخصوص عقائد، صالحین کی گستاخیاں، شرک وبدعت کے فتوے، جس کا نمونہ یہ سعودی تفسیر ہے۔ یہ سب نئی گمراہی ہیں، جو کسی صورت بھی سلف کرام اور پہلے مسلمانوں سے ثابت نہیں۔

۔ مانو نہ مانو جان من، اختیار ہے
ہم، نیک وبد آپ کو سمجھائے جاتے ہیں



باب:۳

منافقت کی نشانیاں:

منافق کی پہچان یہ نہیں، کہ وہ نماز اور دیگر نیک اعمال سے کتراتا ہے، یہ سب کچھ تو منافقین مدینہ بھی کرتے تھے، اور اس امت کے سارے فرقے بھی نماز روزہ وجہاد اور قرآن وسنت پر عمل کا دعویٰ کریں گے۔ جیسے رسول اللہ ﷺ نے آخری زمانے میں، اپنی امت میں ہونے والی ایک قوم کی یہ علامتیں بیان کیں، کہ وہ کثرت سے نماز روزہ قرآن وغیرہ پڑھیں گے، اور اس کے باوجود بھی، دین سے بالکل خارج ہونگے۔

(بخاری کتاب التوحید، واستتابہ المرتدین، ترمذی، کتاب الفتن، وغیرہ)

اور قرآن پاک میں منافقوں کے جہاد کرنے، نماز پڑھنے، اور مسجد تعمیر کرنے کا بھی ذکر موجود ہے۔ مگر ان کی (بلکہ تمام باطل فرقوں کی) گمراہی کی اصل نشانی اور وجہ،

مسلک صحابہ وسلف کرام سے اعراض کرنا ہے۔

اعتقادی منافقت کی چند علامات:

(۱) تعظیم کو شرک قرار دینا:

محبوبانِ خدا کی تعظیم کو عبادت وشرک کا نام دے کر اِس سے بغاوت کرنا منافقوں کا پرانا شیوا ہے۔شیطان بھی تعظیم آدم علیہ السلام سے فرار کے سبب مردود ٹھہرا۔

❁...... تفسیر مدارک میں رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی کا یہ جملہ موجود ہے، اُس نے تعظیمِ رسول ﷺ سے تنگ دل ہو کر اس کو عبادت و شرک کا نام دے کر، ایک صحابیِ رسول ﷺ کو یہاں تک کہہ دیا: کہ میں نے تمارے کہنے پر نماز، روزہ جہاد وغیرہ سب کچھ کیا،"فما بقی لی الا ان اسجد لمحمد" کیا اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ میں محمد ﷺ کو سجدہ کروں؟۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہ ویسے تو رسول اللہ ﷺ کی حد درجہ تعظیم کرتے تھے ،لیکن یقیناً آپ ﷺ کو سجدہ نہیں کرتے تھے۔مگر اس منافق نے آپ ﷺ کی تعظیم سے بغاوت کرنے کے لیے، افراط اور غلو سے کام لیتے ہوئے، تعظیم وادب کے طریقوں کو سجدے سے تعبیر کر کے، عبادت وشرک مراد لے لیا۔

یہی روش آج ان خارجیوں کی ہے، جو تعظیم صالحین سے بغاوت اختیار کرنے کے لیے اسے عبادت وشرک کا نام دے دیتے ہیں، اس طرح اس گمراہی کو خالص توحید گردانتے ہیں۔

❁...... جیسے بابائے وہابیت اسماعیل دہلوی نے لکھا؛"نماز میں اپنے شیخ یا خواہ نبی

کریم ﷺ کی طرف اپنی توجہ لگا دینا، بیل اور گدھے کی صورت میں گم ہونے سے زیادہ برا ہے۔ (استغفراللہ!) کیونکہ ایسی ہستیوں کے خیال سے تعظیم پیدا ہوتی ہے، اور نماز میں غیر کی تعظیم، شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے"۔ (صراط مستقیم ملخصا: ۱۷۰، ۱۶۹)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کئی بار عین نماز کی حالت میں بھی تعظیم و ادب مصطفیٰ ﷺ کی حد کر دی۔ ملاحظہ کریں: (بخاری: ۱/۱۰۴، ۱۵۳، ۲/۶۴۰، ۱۰۶۶)

لیکن پھر بھی آپ ﷺ کو یا کسی صحابی کو یہ خدشہ نہیں گزرا، جو آج وہابیوں کو گزرتا ہے۔ شائد ان کو توحید کی سمجھ اور فکر زیادہ ہے، یہ سب کچھ ابن تیمیہ کی تقلید کی کارستانیاں ہیں۔

۞......اسی طرح یہ لوگ آپ ﷺ سے طلب شفاعت اور مدد کو شرک کہتے ہیں، جب کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا: کہ بعض علما نے ابن تیمیہ کو اسی عقیدے کی وجہ سے زندیق کہا، کیونکہ اس میں آپ ﷺ کی توہین اور تنقیص ہے۔

(الدرر الکامنہ: ۱/۱۵۵)

معلوم ہوا کہ سلف کرام کے عقیدے میں آپ سے استشفاء اور استمداد آپ کی تعظیم اور ادب ہے۔

۞......ذاکر نائیک یزیدی بھی کہتا ہے: "آج کی تاریخ میں محمد ﷺ سے مانگنا بھی حرام ہے"۔ (مشہور کلپ)

۞......ائمہ اسلام نے میلاد شریف کو آپ ﷺ کی تعظیم قرار دیا ہے، لیکن یہ لوگ جشن میلاد شریف کو بدعت، ابولہبی سنت اور پتہ نہیں کیا کیا بک دیتے ہیں، یقیناً یہ بھی آپ ﷺ کی گستاخی ہے۔ (تفصیل "میلاد شریف" عنوان کے تحت ملاحظہ کریں)

اسی لیے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:

؎ شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجیے!

؎ مؤمن ہے وہ، جو ان کی عزت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی، تو مرے دل سے

۲) اللہ والوں کو ذلیل کہنا:

اسی طرح برگزیدہ ہستیوں کی تحقیر کرنا، اُنکو ذلیل، اور مجبور وغیرہ کہنا یہ بھی منافقین کا پرانا وطیرہ وطریقہ ہے، جیسا کہ منافقین مدینہ نے کہا (جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازیں پڑھتے، جہاد وغیرہ بھی کرتے تھے) ''یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم اب لوٹ کر مدینہ جائیں گے تو، "لیخرجن الاعز منها الاذل" تو عزت والا، وہاں سے ذلت والے کو نکال دے گا''۔

جواباً اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ولله العزة ولرسوله وللمومنين ولكن المنافقين لا يعلمون''۔ ''سنو! عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے، اور اُسکے رسول ﷺ کے لیے، اور ایمان والوں کے لیے ہے، لیکن منافق نہیں جانتے۔ (منافقون:۸)

بالکل یہی انداز پیشوائے وھابیت اسمٰعیل دہلوی نے اپنی رسوائے زمانہ کتاب ''تقویۃ الایمان'' میں اختیار کیا۔ کہ اللہ والوں کو اللہ تعالیٰ کے مقابل لاکر، اُنکی انتہائی بے ادبی اور تذلیل کی ہے، تاکہ پڑھنے والا یہی سمجھے کہ ماشاء اللہ! مولوی صاحب رب تعالیٰ کی بلندیٔ شان اور توحید بیان کررہے رہیں۔ اس انداز سے ان کے لیے اللہ والوں کی توہین وتحقیر کا منصوبہ آسانی سے پورا ہوجاتا ہے۔

❁.......اب ذرا طریقہ واردات ملاحظہ کریں، لکھتا ہے: "ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ تعالیٰ کی شان کے آگے، چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے"۔ استغفر اللہ! (تقویۃ الایمان:۱۶)

❁.......ابھی عداوتِ صالحین کی آگ میں جلتا ہوا سینہ ٹھنڈا نہیں ہوا، مزید لکھ دیا: "اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء، اولیاء، اُسکے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں"۔ (معاذ اللہ!) (ص:۶۳)

تقریباً یہ ساری کتاب گستاخیوں سے بھری پڑی ہے۔ باوجود اِسکے کہ غیر مقلد اور دیو بندی حضرات بڑے فخر، ہٹ دھرمی اور بے شرمی سے اِس کفر کے پُلندے اور بدعتوں کے مجموعے کی عام اشاعت کرتے ہیں۔

ایک طرف اِن بے ادبوں کا محبت مصطفیٰ ﷺ کا دعویٰ دیکھیے، اور دوسری طرف ان لوگ کے عقیدے میں برگزیدہ ہستیوں کی اللہ کے ہاں "چمار" اور "ذرۂ ناچیز" سے بھی کم حیثیت ہے۔ لعنۃ اللہ علی الظالمین!

(۳) فساد و فتنہ کو اصلاح کا نام دینا:

منافقین کی یہ بھی عادت ہے کہ "فساد" کو اصلاح کا نام دیتے ہیں۔ (البقرہ:۱۱)

آج یہ لوگ انبیاء، صوفیاء اور ائمہ دین کی توہین بھی کرتے ہیں۔ امت مسلمہ کو مشرک بھی قرار دیتے ہیں، خودکش حملے بھی کرتے ہیں، اہل سنت کی آبادیوں میں، "مسجد ضرار، کفر، تفریق"۔ (توبہ:۱۰۷) بنا کر، اور اہل سنت کی مساجد پر قبضہ جما کر تفرقہ و انتشار بھی کرتے ہیں۔ لیکن جب ان پر گرفت کی جائے تو کہتے ہیں: کہ ہم تو "توحید و سنت" کے داعی ہیں۔۔۔ "شرک و بدعات" کے خلاف جہاد کرنے والے ہیں،

اور فرقہ واریت ختم کر کے اتحاد پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

قارئین! آپ خود فیصلہ کریں، کہ اللہ کی زمین پر اِس سے بڑھ کر اور فساد کیا ہوگا؟ کہ صالحین کی بے ادبی، اور مسلمانوں پر شرک و بدعت کے جھوٹے فتووں کو توحید، اسلام اور اصلاح کا نام دیا جائے!۔

(۴) مولائے کائنات علی شیر خدا سے بغض رکھنا:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں؛ ہم انصار لوگ منافقین کو مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے کی وجہ سے پہچان لیتے تھے۔

(ترمذی)

❁ ــــ اب اسماعیل دہلوی کی علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے عداوت ملاحظہ کریں۔

لکھا؛ ''اور جس کا نام محمد یا علی ہے، وہ کسی چیز کا مختار نہیں''۔ (تقویۃ الایمان)

میں کہتا ہوں کہ کیا دہلوی پر وحی نازل ہوئی کہ صرف یہ دو حضرات ہی مجبور اور بے اختیار ہیں؟ ــــ اگر نہیں تو پھر صرف انہیں دو ہستیوں کو ہی نامی نیٹ کرنے کا کیا مقصد تھا؟ ــــ اظہار بغض کے سوا اور کیا مطلب ہو سکتا ہے!۔

❁ ــــ نجدی مفسر نے بھی نبی کریم ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مردہ کہہ کے، اپنے بغض کا اظہار کیا۔ (ص:۱۳۰۵)

❁ ــــ ابن تیمیہ کے متعلق ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا: کہ اس نے علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے متعلق کہا کہ ان سے سترہ مقامات پر خطاء ہوئی، اور قرآن کی مخالفت کر گئے۔ (الدرر الکامنہ: ۱/۱۵۴)

۞....... حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: شیخ نجدی کا عقیدہ تھا، کہ پرانے بت لات وعزیٰ ہیں، اور نئے بت محمد ﷺ علی رضی اللہ عنہ اور عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ (سیف چشتیائی، قدیمی، حاشیہ)

(۵) علم رسول ﷺ پر اعتراض کرنا:

علم رسول ﷺ پر اعتراض کرنا بھی منافقوں کا طریقہ اور علامت ہے۔

۞....... جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام غزوہ بنی مصطلق سے لوٹے تو راستے میں سخت ہوا چلی پس سواریاں بھاگ گئیں۔ سرکار دو عالم ﷺ نے رفاعہ کے مدینہ پاک میں فوت ہونے کی خبر دی۔۔۔ اور فرمایا؛ دیکھو میری اونٹی کہاں ہے؟۔

عبد اللہ بن ابی منافق نے اپنی قوم سے کہا کیا تم تعجب نہیں کرتے اس مرد سے جو خبر دے رہا ہے ایک مرد کی مدینہ میں موت کی اور یہ نہیں جانتا کہ میری اونٹنی کہاں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا؛ بیشک بعض منافقوں نے میرے متعلق ایسا کہا ہے، اور میری اونٹنی کی اس گھاٹی میں درخت سے نکیل انکی ہوئی ہے۔ چنانچہ صحابہ نے آپ کے فرمان کے مطابق اونٹنی کو پالیا۔ (تفسیر کبیر پارہ؛۹، زیر آیت ولو کنت اعلم الغیب، تفسیر ابن جریر پارہ؛۱۰، زیر آیت انما کنا نخوض ونلعب)

علم مصطفیٰ ﷺ پر منافقوں کے اعتراض والا ایک الگ واقعہ تفسیر خازن، معالم التنزیل، (زیر آیت: ما کان اللہ لیذر المومنین) میں موجود ہے۔

۞....... اسماعیل دہلوی نے بھی علم رسول پر اعتراض کیا، لکھا: غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے، رسول کو کیا خبر؟۔ (تقویۃ الایمان)

۞....... اور یہی عقیدہ دیوبندی اور اہلحدیث وہابیوں کا ہے۔ جس طرح اشرفعلی تھانوی

نے معلم کائنات ﷺ کے علم مقدس کو حیوانات اور پاگلوں وغیرہ کے علم جیسا کہا ہے۔(حفظ الایمان)

(۶)تفرقہ بازی کے لیے مساجد تعمیر کرنا:

منافقوں نے فرقہ واریت، مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور کفر وگمراہی میں مبتلا کرنے کے لیے مساجد تعمیر کی۔(توبہ:۱۰۷)

نجدی لوگ بھی اہل سنت کی آبادیوں میں پہلے سے مساجد ہونے کے باوجود انہیں غلیظ مقاصد کے لیے، اپنی الگ "ڈیڑھ اینٹ کی مسجد" بنا لیتے ہیں۔

(۷)سب کے ساتھ:(وہابی بھی، سنّی بھی)

منافق، مسلمانوں سے کہتے ہم تمہارے ساتھ ہیں، اور کافروں سے کہتے ہم تمہارے ساتھ ہیں۔یعنی درمیان میں ہی اٹکے اور لٹکے رہتے۔قرآن کریم نے ان کو "مذبذبین" فرمایا ہے۔(البقرۃ:۱۴، النساء:۱۴۳)

یہی حال ان لوگوں کا ہے، وہابیوں کے ساتھ وہابی، سنیوں کے ساتھ سُنّی۔ مساجد اہلسنّت پر قبضہ جمانے کے، کئی کئی سال تک سنّی ہونا ظاہر کرتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ منافق و مومن میں نماز، جہاد، داڑھی اور تبلیغ وغیرہ تمیز نہیں کر سکتے، بلکہ وہ ایک ہی چیز ہے، اور وہ ہے اللہ والوں کا ادب و تعظیم، اور یہ دولت صرف اہلسنّت کو ہی حاصل ہے۔

ع اعظم، اہدے بخت سوئے جنہوں ایہہ دولت(ادب) مل جائے!

